عالمگیر تحریک قرآن اور فرقہ بندیاں

از مولوی ابو محمد صاحب مصلح

قرآن مقدس انفرادی اور اجتماعی فلاح وبہبود کا حامل ہے۔ مدنیت اور تہذیب کی تعمیر کی ہرانیٹ کو استوار کرتا ہے انسانیت کے گوشہ گوشہ پر اپنی نگاہ رکھتا ہے ان کا احاطہ کرتا ہے اور ان پر حاوی ہے کوئی ضرورت نہیں جس کو وہ پورا نہ کرتا ہو۔ اور اس راہ کی حجابہ قسم کی تاریکیوں کو دور کرکے اپنی ہمہ گیر روشنی نہ ڈالتا ہو۔ قرآن مجید عالم الغیب خدا کا کلام ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ فرقہ بندی جیسی چیز پر تیز نظر نہ ڈالتا اور اپنے خاص انداز میں ایک قطعی حکم ایسا نہ صادر فرماتا جو اس کے شایان شان ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہے۔ اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا وَّ لا تفرقوا انتہا اس ایک ٹکڑے کے اندر کس اٹل اصول کو کس طرح پیش کیا گیا ہے پہلے تو اعتصموا کی عمومیت ہے اور اس کے ساتھ ہی امر کی شکل میں پھر حبل اللّٰہ کا عالیشان مضبوط حلقہ ہے جس کے اندر محبت وپیار کے دریا موجیں مار رہے ہیں اس کے بعد جمیعًا کی تاکید ہے اور ایک مرتبہ پھر عمومیت کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ اور اس بات کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ اس کلیہ میں کسی کا استثناء نہیں آخیر میں لاتفرقوا کا خدائی حکم جاری ہوا۔ اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں جو مصائب اور مضائب ہیں اس کی طرف کھلا ہوا اشارہ فرما دیا گیا۔

آیت شریف مسلمانوں کے ہر فرقہ کے لئے قابل توجہ اور دعوت عمل ہے اپنی اپنی جگہ پر ہر فرقہ کو سوچنا چاہیے کہ خواہ وہ اپنے زعم میں راستی ہی کیوں نہ ہو لیکن جب تک اعتصموا اور جمیعًا کے حکم کو پورا نہیں کرتا

یا پورا کرنے کے لئے بیچین نہیں ہے ولاتفرقوا کی وعید میں داخل ہے یا نہیں اور کیا اس شکل میں کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ کا مصداق بنتا ہے یا نہیں اور پھر یہ کہ نتیجہ کے طور پر مسلمانوں کی حالت تباہ و برباد ہو رہی ہے یا نہیں ؟

اگر ایسا ہے اور ضرور ایسا ہے تو پھر فرقہ بندیوں کی پرورش سے جہاں تک جلد ممکن ہو ہر فرقہ والے کو باز آنا چاہئے اور بلا استثناء اپنی اپنی جگہ پر ہر فرقہ والے کو اس آیت شریف کے لفظ لفظ کی عملی تائید کرنی چاہئے فرقہ بندی کو ناپسند اور ایک ہو جانے کو دل سے پسند کرنا چاہئے اور اس پسندیدگی اور ناپسندیدگی کو اختیاری نہیں بلکہ خدا کی طرف سے عاید کیا ہوا حکم سمجھنا چاہئے ۔

”عالمگیر تحریک قرآن“ کا مسلک اس سلسلہ میں وہی ہے جو اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ کا تقاضا ہے اور اس کی شہادت میں سب سے بڑی بات یہ پیش کی جا سکتی ہے کہ اس مقدس تحریک کے ہمدرد اور سرکار تقریباً ہر فرقہ کے نامور افراد ہیں ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرقہ بندی کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے اپنی رسّی (قرآن مجید) کو پیش فرمایا ہے اور پھر یہ بھی کہ اس کے اختیار کرنے اور اس کے معنی و مطالب سمجھنے میں کسی طرح بھی متفرق نہ ہو پس اگر آج یہ ذہنیت مسلمانوں کی ہو جائے تو بیڑہ پار ہے اور ہر طرح کی اجتماعی قوت پھر پیدا ہو جائے اور دریا کے بہاؤ کا رخ دوسری قوموں کو راہ راست پر لانے اور جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ہونے لگے ۔

”عالمگیر تحریک قرآن“ کا بھی یہی مقصد ہے اور اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں کہ قرآن کا علم و عمل قرآن کی روشنی میں عام ہو اور اگر ایسا ہو گیا تو خود بخود بات بن جائے گی اور جو کام آج تک بحث و مباحثہ طعن و تشنیع اور تکفیر و تکلم کے ذریعہ سے نہیں ہو سکا صرف قرآن مجید کی خاموش تعلیم سے ہو جائے گا وما ذٰلک علی اللہ بعزیز

تحریک مقدس کے سلسلہ میں اب تک کم و بیش ایک لاکھ کی تعداد میں لٹریچر شائع کیا جا چکا ہے لیکن ان سب میں یہی شیوہ اختیار کیا گیا ہے جو اوپر بیان ہوا یہاں تک کہ کسی لے دے کو بھی راہ دینا پسند نہیں کیا گیا ۔ لہٰذا ان شاء اللہ ترجمان القرآن بھی اپنے مقصد میں پورا اترے گا ۔ وباللہ التوفیق ۔